..kram\Desk.. Release 020\August\WUV 27-28\New Logo Black.tif not found.

jk'Vªh;mnwZHkk'kkfodklifj'kn~

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.:publicrelation.ncpul@gmail.com
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Human Resource Development
Government of India

فروغ اردو بھون

Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated:10/12/2020

معاصر اردو فکشن بے شمار فنی و موضوعاتی خوبیوں سے آراستہ ہے: شیخ عقیل احمد

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام 'اردو فکشن کا عصری منظرنامہ' کے عنوان سے آن لائن مذاکرہ

نئی دہلی: اردو فکشن کا موجودہ منظرنامہ روشن و امید افزا ہے اور نئے افسانوی ادب نے غیر ضروری اور نامانوس علامتوں اور ابہام و پیچیدگی سے دامن چھڑا کر نئے انداز میں زندگی کا ہاتھ تھاما ہے۔ ان خیالات کا اظہار قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شیخ عقیل احمد نے کیا۔ وہ کونسل کے زیر اہتمام 'اردو فکشن کا عصری منظرنامہ' کے زیر عنوان منعقدہ آن لائن مذاکرے میں تعارفی گفتگو کررہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ افسانوی ادب میں نئے رجحانات و موضوعات بڑی تیزی سے شامل ہو رہے ہیں، فنی اور فکری سطح پر بھی بہت سی تبدیلیاں ہورہی ہیں۔ فرد سے آگے معاشرہ اور معاشرے سے بڑھ کر پوری دنیا ادب کا موضوع بن گئی ہے۔ سائنسی، تاریخی، لسانی، مذہبی، سیاسی، سماجی اور معاشی میدانوں میں جس قدر وسعت اور نئی دریافت و ایجادات ہو رہی ہیں آج کے افسانے اور ناول کے موضوعات میں بھی اسی قدر اضافہ ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد نے کہا کہ معاصر اردو فکشن کی ان خوبیوں کے ساتھ کچھ کمزور پہلو بھی ہوسکتے ہیں چنانچہ ضرورت ہے کہ اس کے دونوں پہلوؤں پر کھل کر بات کی جائے جو نئی نسل کے لیے کارآمد ہو، کونسل نے اسی مقصد سے آج کا یہ مذاکرہ منعقد کیا ہے اور اس میں اردو فکشن کے ممتاز اور نمائندہ ناموں کو مدعو کیا گیا ہے تاکہ اس موضوع پر کماحقہ تبادلۂ خیال ہوسکے۔

پروفیسر طارق چھتاری نے مذاکرے میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ نئے عہد کے تخلیق کار جدیدیت، مابعد جدیدیت یا ترقی پسندی سے آگے بڑھ کر اپنے عہد کو خود سمجھنے اور اپنا نظریہ بنانے کی کوشش کررہے ہیں اور بہت اچھے افسانے لکھے جارہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے زمانے کے ادب میں گہرائی بھی ہے اور تنوع بھی یہی وجہ ہے کہ اردو کہانیوں اور افسانوں کا علاقائی اور دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور انھیں پسند بھی کیا جاتا ہے۔

سلام بن رزاق نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اردو فکشن کا منظرنامہ اچھا تو ہے لیکن بہت اچھا نہیں ہے۔ اس کی وجہ انھوں نے یہ بتائی کہ نئی نسل میں نقاد زیادہ پیدا ہو رہے ہیں جبکہ فکشن نگار اور تخلیق کار کم پیدا ہو رہے ہیں، لہذا نئی نسل کو کتابوں اور افسانوں کی طرف راغب کرنا ضروری ہے، سوشل میڈیا کے دور میں کتابوں کی طرف لوگوں کا رجحان کم ہوا ہے مگر زیادہ پڑھے بغیر ہم اچھا نہیں لکھ سکتے، ایک اچھے تخلیق کار کے لیے ایک اچھا قاری ہونا بھی ضروری ہے۔

شموئل احمد نے اردو افسانے کی موجودہ صورت حال کو مایوس کن قرار دیتے ہوئے اس کی توجیہ یہ پیش کی کہ آج کل لکھی جانے والی زیادہ تر کہانیاں موجودہ دور کے تقاضوں پر پوری نہیں اترتیں۔ انھوں نے کہا کہ سماجی مسائل، فاشزم، مذہبی جنون، بے روزگاری اور عام آدمی کی زندگی میں سیاست کے بڑھتے عمل دخل جیسے ماحول میں ہمارے تخلیق کاروں کو نیا اسلوب اور نئی زبان تلاش کرنی ہوگی تبھی اپنے عہد کے تقاضوں کو پورا کرسکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے یہاں پیشکش میں حسن تو ہے لیکن کنٹینٹ میں وہ بات نہیں ہے، اس لیے ہمیں پیش کش کے ساتھ کنٹینٹ میں بھی دھار پیدا کرنے کی

ضرورت ہے۔

ڈاکٹر عبدالصمد نے بھی ہم عصر فکشن کی بعض خامیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ نئے تخلیق کار پڑھتے کم ہیں اور محنت بھی کم کرتے ہیں جو خود ان کے لیے اور فن کے لیے نقصان دہ ہے۔ اپنی تحریروں کے سب سے بڑے دشمن خود بنیں اور جو لکھیں اسے تنقیدی نظر سے دیکھیں اور اس کی مسلسل اصلاح کریں۔ انھوں نے کہا کہ ہر دور میں اچھے اور برے دونوں قسم کے افسانے لکھے جاتے رہے ہیں اور اس دور میں بھی ایسا ہو رہا ہے لیکن نئی نسل اگر محنت کرے تو اچھے افسانے زیادہ لکھے جاسکتے ہیں۔ عصری حسیت اور موضوعاتی ہمہ گیری بھی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر بیگ احساس نے کہا کہ ہم عصر اردو فکشن میں کئی خوبیاں ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہمارے ادیبوں کو تخلیقی آزادی ملی ہوئی ہے، مقامیت، تہذیبی حوالوں اور ثقافتی تشخص پر زور دیا جارہا ہے۔ ایسی نثر لکھی جارہی ہے جس میں تہہ داری پر زور ہے۔ اسی طرح تانیثیت پر بھی زور دیا جارہا ہے، بین المتونیت کی مثالیں بھی ملتی ہیں۔ اس سے پہلے اس طرح کی چیزیں اردو فکشن میں نہیں ملتی تھیں۔

پروفیسر غضنفر علی نے بحسن وخوبی اس پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔ انھوں نے پورے مذاکرے کی گفتگو کا ماحصل پیش کرتے ہوئے کہا کہ معاصر اردو افسانہ جو چالیس پینتالیس سال پر مشتمل ہے اس میں بہت سے اچھے افسانے لکھے گئے، بہت سے اچھے افسانہ نگار پیدا ہوئے اور اگر محاسبہ کریں تو کم سے کم بیس افسانہ نگار ایسے مل جائیں گے جن کے یہاں ایک سے زیادہ افسانے ایسے ہیں جن کے تراجم بھی ہوئے ہیں اور جنھیں ہر مکتب فکر کے لوگ پسند کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آج کا فکشن ترقی پسندی اور جدیدیت کے دور سے مختلف ہے، اس میں ابہام اور پیچیدگی نہیں ہے۔ آج کے فکشن میں زندگی پوری شدت اور وسعت کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ موضوع، زبان اور نقطۂ نظر میں پہلے سے بہتری آئی ہے۔ البتہ نئی نسل کے تخلیق کاروں کو سنجیدگی سے پڑھنے اور ان کی رہنمائی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ موجودہ منظرنامہ مزید روشن اور تابندہ ہوسکے۔ اخیر میں کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شیخ عقیل احمد نے تمام مہمانوں اور شرکائے مذاکرہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس مذاکرے میں کونسل کے اسٹاف کے علاوہ گوگل میٹ اور فیس بک لائیو کے ذریعے سیکڑوں اساتذہ و ریسرچ اسکالرز شریک رہے اور ہم عصر اردو فکشن پر اس اہم و قیمتی ڈسکشن سے مستفید ہوئے۔

(رابطہ عامہ سیل)